401

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]

ایڈیٹر غلام نبی
ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۲۹ رمضان ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سعید ارواح کی روحانی کمزوری کو خدا تعالےٰ خود دور کرتا ہے

"انسان کے دل پر آزمائش کے طور پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ آخر خدا تعالےٰ سعید روح کی کمزوری کو دور کر دیتا ہے۔ اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرما دیتا ہے۔ پھر اس کی نظر میں وہ سب باتیں مکروہ ہو جاتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی نظر میں مکروہ ہیں۔ اور وہ سب راہیں پیاری ہو جاتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کو پیاری ہیں۔ تب اس کو ایک ایسی طاقت ملتی ہے جس کے بعد ضعف نہیں۔ اور ایک ایسا جوش عطا ہوتا ہے جس کے بعد کسل نہیں۔ اور ایسی تقوےٰ دی جاتی ہے جس کے بعد معصیت نہیں۔ اور رب کریم ایسا راضی ہو جاتا ہے جس کے بعد سخط نہیں۔ مگر یہ نعمت دیر کے بعد عطا ہوتی ہے۔ اول اول انسان اپنی کمزوریوں سے بہت سی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور اسفل کی طرف گرتا ہے۔ مگر آخر اس کو صادق پا کر طاقت بالا کھینچ لیتی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی نثبتھم علی التقوٰی والایمان ولنھدینھم سبل المحبت والعرفان ولنیسرھم لفعل الخیرات وترک العصیان۔"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

مولوی عبد السلام صاحب عمر بی اے خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی دوسری شادی پچھلے دنوں حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم حیدر آباد دکن کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ مولوی صاحب حیدر آباد جا کر اپنی اہلیہ صاحبہ کو لے آئے ہیں۔

میاں امام الدین صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ بعمر ۹۰ سال ۱۰۔ دسمبر اپنے گاؤں میں فوت ہوئے اور ۱۱ دسمبر کو مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ مسماۃ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ میاں احمد دین صاحب ڈنگہ جو صحابیہ تھیں بعمر ۳۲ سال ۱۱۔ دسمبر کو فوت ہوئیں۔ آج بذریعہ لاری ان کی نعش لائی گئی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ دونوں جنازے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھائے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا اکرم بیگ صاحب سے زمین خریدی تھی اس میں سے ریتی چھلہ والی زمین صدر انجمن کے حصہ میں آئی۔ صدر انجمن احمدیہ نے کل دس حصے خریدے۔ فی حصہ تین ہزار کا تھا۔

ریزولیوشن نمبر ۶۵ میری تحریک ۲۵/۱/۲۰ سے پاس ہوا تھا۔ ان تمام حصص کی قیمت ۱۹۵۶۶ روپیہ مطابق ریزولیوشن نمبر ۱۳۹ ادا کی گئی تھی۔ جس ریزولیوشن ۲۱/۵/۲۳ کے وقت موجود تھا۔ سترہ سو روپے اس وقت چار دیواری کے لئے محفوظ کر لئے گئے تھے۔ اصل رجسٹر میرے سامنے ہے۔ اس کی نقول پیش کرتا ہوں صدر انجمن احمدیہ رجسٹرڈ باڈی ہے

۱۹۰۶ء سے رجسٹرڈ ہے۔ خلیفۃ المسیح صدر انجمن احمدیہ کے نہ پریذیڈنٹ ہیں نہ ممبر۔ اس وقت چوہدری فتح محمد صاحب سیال صدر انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ ہیں۔

بجواب جرح:۔ نقول میری دستخطی ہیں میں نے مقابلہ کر کے دیکھ لیا ہے درست ہیں ریتی چھلہ کے رقبہ کا مجھے علم نہیں لالہ ایشر داس کی عدالت میں جو مقدمہ چل رہا ہے یعنی چیز کے متعلق اس میں میں بھی ایک مسئول علیہ ہوں جس میں سائل مہر دین ہے صدر انجمن احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے قائم کی تھی موجودہ خلیفہ اسکے سرپرست ہیں مجھے قادیان آئے ہوئے مسلسل تینتیس سال ہو گئے ہیں میں انجمن سے اس وقت ۲۲۰ روپے تنخواہ پاتا ہوں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ سوئم ہوشیار پور

دعویٰ دیوانی نمبر ۶۴۸ ۳۷ء ۲-۳ خام ۳۷ء ۳-۸ پختہ

چوہدری عبد القادر خان خلف چوہدری غلام محمد ذات راجپوت سکنہ موضع

بنام:۔ غلام جیلانی ولد شیر جنگ ذات راجپوت سکنہ موضع

دعویٰ دخلیابی اراضی

بنام:۔ غلاماں ولد شیر جنگ ذات راجپوت مفقود الخبر قابض جائداد مثل غلام جیلانی ولد شیر جنگ ذات راجپوت مسماۃ جھنڈی بیوہ غلام احمد ذات راجپوت سکنہ موضع بگلاں تھانہ صدر ہوشیار پور مسماۃ جھنڈی حال وارد معرفت مہندی خان نمبردار داماد خود ساکن بگلانہ تھانہ صدر ہوشیار پور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلاماں وغیرہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غلاماں وغیرہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۱۸ دسمبر ۳۶ء مقام ہوشیار پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

(دستخط:۔ سب جج درجہ سوئم ہوشیار پور)

(مہر عدالت)

جلسہ سالانہ پر آنے والی وہ بہنیں جو لمبی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں، وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی سے علاج کرائیں۔ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی حضرت مسیح موعود کی صحابیہ ہیں اور بطور دایہ عورتوں کے علاج میں ان کو وسیع تجربہ حاصل ہے۔ بے شمار بے اولاد مایوس عورتیں ان کے علاج سے خدا کے فضل سے آج کئی کئی بچوں کی مائیں ہیں۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات لکھیں۔ قیمت مکمل دوا کی ہر حال میں للعہ علاوہ محصولڈاک۔ پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

مکانات برائے فروخت

نور ہسپتال کے نزدیک اور محلہ دار الرحمت میں دو پختہ مکانات برائے فروخت ہیں خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود تشریف لا کر ملاحظہ کر کے بات چیت کر سکتے ہیں۔

محمد عبد اللہ اوورسیر قادیان

قابل فروخت مکان

ایک مکان واقع محلہ دار الرحمت میں قابل فروخت ہے۔ شہری طرز پر اوپر ایک بالاخانہ بھی ہے۔ بعض مشکلات کی وجہ سے فروخت کر رہا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو ایسا بنا بنایا مکان لینے کی خواہش ہو تو مجھ سے مل کر فیصلہ کر لیں۔ مستری مرزا غلام محمد قادیان محلہ دار الرحمت

تحفہ عید مبارک

اصلی ریگولیٹر پاکٹ واچ

دنیا بھر میں بہترین

مشین سیویاں نکل پلیٹڈ

ملکی صنعت کا بے نظیر نمونہ مروجہ مشینوں کے نقائص سے مبرا خوبصورتی پائیداری میں یکتا بناوٹ نہایت سادہ۔ چلنے میں بیحد ہلکی بمعہ دھکیلنے کا کارآمد پرزہ بھی لگایا گیا ہے۔ منٹوں میں سیویاں اعلیٰ سیویاں تار و تبانہ تیار کر کے تناول فرمائیے۔ خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس ہر مشین کے ہمراہ دو عدد چھلنی۔ قیمت سات روپے آٹھ آنے (۷/۸) محصول وغیرہ بذمہ خریدار

یکمشت چار مشینوں کے خریدار کو ایک گھڑی مفت بطور انعام دی جاوے گی۔

اصلی و اعلیٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ

ایم اے رشید اینڈ سنز موجد مشین سیویاں بٹالہ (پنجاب)

دواخانہ رفیق زندگی قادیان

(کی تیار کردہ)

دوائی اٹھرا

کے متعلق

حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کا فرمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چونکہ یہاں کے دوا فروش جانتے ہیں۔ کہ طب میں میں حضرت مولانا شاہی حکیم مولوی نور الدین صاحب کا شاگرد ہوں۔ اس لئے وہ اپنے بعض نسخوں کی تصدیق مجھ سے کرا لیتے ہیں۔

حکیم عبد العزیز صاحب (مالک دواخانہ رفیق زندگی قادیان) نے جب استاذی المکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ نسخہ تیار کرنا چاہا۔ جو کہ اٹھرا کی بیماری کے لئے مشہور ہے۔ تو اس کے سب اجزاء مجھے دکھائے۔ اور میرے اطمینان کے لئے میرے سامنے ان سب ادویہ کو آپس میں ملایا۔ اور اس کے بعد تصدیق کے لئے مجھ سے یہ تحریر لی۔ اس نسخہ کے تاجر اور بھی ہیں۔ اور ان میں سے دو کا تو میں خاص طور پر سرپرست اور نگران بھی ہوں۔ اور وہ حکیم نظام جان صاحب اور میرے دوست مرحوم حکیم عبد الرحمن صاحب کا بیٹا حکیم عبد القدیر صاحب ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ اس نئے حکیم اور تاجر ادویہ کو بھی برکت دے۔ آمین

(سید محمد سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ) سب دوا فروشوں سے کم اور رعایتی قیمت فی تولہ ۱۲ تین تولہ سے زائد کے خریدار کو ۱۲ تولہ مکمل خوراک گیارہ تولے منگوانے والے سے آٹھ روپے نصف منگوانے پر چار روپے اور محصول ڈاک بھی معاف۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب تو

کوئی احمدی گھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس کتب سے خالی نہ رہنا چاہیئے

کیونکہ پہلے اگر زیادتی قیمت کا عذر تھا

تو وہ بھی

اِس دفعہ بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان نے

حضور علیہ السلام کی ۲۰ بیش نادر ونایاب

کتابیں چھاپ کر اور ان کی قیمت انتہائی کم کر کے ہر ایک غریب سے غریب کو بھی موقعہ دیدیا ہے۔ کہ وہ ان بیش بہا علمی و روحانی جواہر کو خریدے۔ اور اپنے گھر میں رکھے۔ خود پڑھے۔ اور اپنے اہل وعیال کو پڑھوائے۔ بلکہ دیگر عزیزوں دوستوں کو بھی پڑھوائے۔

دوستو! اس نادر موقع سے ضرور فائدہ اٹھاؤ

کیونکہ اب تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی بڑی ۲۰ بیش کتابیں جن کا سائز بڑا اور حجم ایک ہزار صفحہ ہے

صرف ڈیڑھ روپیہ میں مل رہی ہیں

خوش قسمت ہیں وہ جو اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنے اپنے ہاں کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ صاحبان کے پاس اپنا نام خریداری لکھوا دینگے۔ یا براہ راست ہمیں اطلاع دینگے تاکہ جلسہ سالانہ پر جب وہ تشریف لائیں۔ تو انہیں یہ رعایتی کتب آسانی کے ساتھ مل سکیں

کتابوں کے نام درج ذیل ہیں

ضرورۃ الامام ۔ سراج منیر ۔ استفتاء اردو ۔ تحفہ ندوہ ۔ ایک غلطی کا ازالہ ۔ تجلیات الٰہیہ ۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق ۔ اربعین کامل ۔ آریہ دھرم ۔ ضیاء الحق ۔ چشمۂ مسیحی ۔ حجۃ اللہ ۔ نسیم دعوت ۔ پیغام صلح ۔ کشف الغطا ۔ الانذار ۔ الانذار من وحی السماء ۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۔ حقیقۃ المہدی ۔ اتمام الحجۃ ۔

مندرجہ بالا کتب چھپ رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ جلسہ سالانہ تک چھپ جاوینگی۔ پس جو دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنے اپنے نام اپنے ہاں کے کسی مقامی سیکرٹری یا پریذیڈنٹ صاحب کی معرفت بھجوا دیں۔ تاکہ جن کے نام خریداری جلسہ سالانہ سے پہلے ہمارے پاس پہنچ جاویں۔ ان کے لئے ان ۲۰ بیش کتابوں کے سیٹ محفوظ کر لئے جاویں۔ امید ہے کہ سیکرٹری صاحبان بھی جہاں مقامی دوستوں کو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی تحریک فرمائیں گے۔ وہاں ان پر یہ امر بھی واضح کر دینگے۔ کہ

اِن کتابوں کا سائز جیبی نہیں بلکہ حقیقۃ الوحی جتنا بڑا سائز ہے

اور قبل ازیں تو ان ۲۰ بیش میں سے صرف تین کتابوں (اربعین۔ نسیم دعوت۔ سراج منیر) کی قیمت ہی ڈیڑھ روپیہ تھی۔ مگر اب تو ان اکٹھی ۲۰ بیش کتابوں کی قیمت ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ تاکہ دوست حضرت سلطان القلم کا علم کلام کوڑیوں کے مول خرید کر دنیا کے کونے کونے میں آسانی کے ساتھ پہنچا سکیں۔ اور عند اللہ وعند الناس ماجور ہوں۔

نوٹ:- مندرجہ بالا کتب کی تھوڑی سی تعداد اعلیٰ کاغذ پر بھی چھپوائی گئی ہے۔ جو دوست اعلیٰ درجہ کا سیٹ خریدنا چاہیں۔ ان سے اڑھائی روپیہ (عہ) قیمت لی جاویگی۔ امید ہے۔ کہ احباب جماعت ابھی سے اپنے اپنے نام خریداروں کی فہرست میں درج کرا دینگے۔ اور اس نادر موقع کو ہرگز ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔

خاکسار:- **بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ سابق شاہ ایڈورڈ ایک بحری جہاز پر سوار ہو کر انگلستان سے روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاز رات کی تاریکی میں بندرگاہ پورٹس ماؤتھ سے کسی غیر معلوم مقام کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ شاہ جارج ششم نے زمام حکومت اپنے ہاتھوں میں سنبھال لی ہے۔ آج وہ محل میں داخل ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ چل کر قرمزی اور سنہری تخت کی طرف بڑھے۔ اس موقع پر تمام درباری اور مستعمرات اور ہندوستان کے ہائی کمشنران کے استقبال اور اس بات کا اعلان کرنے کے لئے موجود تھے۔ کہ وہ بیک آواز شہزادہ البرٹ فریڈرک آرتھر جارج کو جارج ششم کے طور پر اپنا فرمانروا تسلیم کرتے ہیں اور اپنی وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ تمام درباریوں اور حاضرین نے حلف وفاداری اٹھایا اور نئی پریوی کونسل کا تقرر ہوا۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ پچھلے پندرہ سال کے عرصہ میں پہلی مرتبہ دار العوام کا اجلاس شنبہ کے روز منعقد ہوا۔ کیونکہ آئین کی رو سے پارلیمنٹ کا فرض ہے۔ کہ نئے بادشاہ کی تخت نشینی کے فوراً بعد دونوں ایوانوں کا اجلاس منعقد کرے۔ اجلاسوں میں صرف اسی قدر کارروائی عمل میں آئی کہ اراکین نے حلف وفاداری اٹھایا۔ دار العوام کے ارکان بھی حلف وفاداری اٹھانے کے لئے جمع ہوئے۔ ان میں سے سب سے قبل۔ کنٹربری کے لاٹ پادری لارڈ ہیلی فیکس لارڈ لانس ڈاؤن۔ لارڈ سنیل اور لارڈ زٹیلنڈ نے حلف اٹھایا۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ جارج ششم نے حکم دیا ہے کہ سابقہ انتظامات کے مطابق ان کی تاجپوشی کی رسم ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو ہی ادا کی جائے۔ یہ بھی افواہ ہے۔ کہ شاہ جارج آئندہ موسم سرما میں ہندوستان آئیں گے۔ اور ملکہ معظمہ ان کے ہمراہ ہوں گی۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ دہلی دربار منعقد کرنے کے بعد ملک معظم ہندوستان کا دورہ کریں گے۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ شاہ جارج ششم نے سابق شاہ ایڈورڈ کو ہز رائل ہائی نس ڈیوک اوف ونڈسر کا خطاب دیا ہے۔

ڈبلن ۱۲ دسمبر۔ آئرش پارلیمنٹ نے ۵۴ کے مقابلہ میں ۷۹ آرا سے ترمیم مسودہ آئین منظور کر لیا۔

بوئنس آئرز ۱۲ دسمبر۔ مسٹر کارڈل ہل نے اخبارات کے نمائندوں سے بیان کیا۔ کہ اتحاد امریکہ کانفرنس کو اس تجویز سے اتفاق کرنے کے لئے آمادہ کرنا چاہیئے کہ جنوبی امریکہ کی اکیس جمہوریتیں ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کر کے یہ تجویز منظور کریں۔ کہ اگر ان میں سے کسی کے خلاف امریکہ کے اندر یا باہر سے جارحانہ حملہ کیا جائے۔ تو وہ متحدہ طور پر ایک دوسرے کی مدد کریں گی۔ اور اس طرح امریکہ میں نقص امن کے خطرہ کو دور کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ امریکہ کے امن کے تحفظ کے لئے آج تک جس قدر تجاویز کی گئی ہیں یہ ان سب سے زیادہ معقول ہے۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ کل رات سابق شاہ ایڈورڈ نے برطانوی سلطنت کے نام تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ آخر وہ وقت آ گیا ہے۔ کہ میں وضاحت کے ساتھ چند الفاظ بیان کر سکوں۔ چند گھنٹے گزرے ہیں نے بادشاہ اور شہنشاہ کی حیثیت سے اپنا آخری فرض ادا کیا۔ اور اب جب کہ میرا بھائی ڈیوک آف یارک جانشین بنا ہے۔ میرے پہلے الفاظ یہ ہونے چاہئیں۔ کہ میں ان کی اطاعت کروں۔ آپ ان سب وجوہ کو جانتے ہیں جن کی بنا پر میں تخت سے دستبردار ہوا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ یہ بات معلوم کر لیں۔ کہ جب میں نے اپنا ارادہ پختہ کر لیا۔ میں نے اس ملک یا ایمپائر کو فراموش نہیں کیا۔ جس کی پہلے شہزادہ ویلز کی حیثیت میں اور پھر بادشاہ کی حیثیت میں خدمت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ اس خاتون کی مدد کے بغیر جو مجھے محبوب ہے۔ میں نے اپنے عہدہ بادشاہت کی ذمہ داری کا بوجھ برداشت کرنے اور اپنے فرض کی سرانجام دہی کو ناممکن پایا ہے تو آپ میری بات پر یقین کریں گے۔

مزید کہا۔ حکومت کے وزراء اور خصوصاً وزیر اعظم ہمیشہ میرے ساتھ بڑے احترام سے پیش آتے رہے ہیں ہمارے درمیان کبھی کوئی آئینی اختلافات پیدا نہیں ہوا۔ جب سے میں پرنس اوف ویلز ہوں۔ اور اس کے بعد جب تک میں تخت پر بیٹھا رہا ہوں۔ یا میں نے سلطنت کے طول و عرض میں سیاحت کی ہے میرے ساتھ رعایا کے طبقات نے نہایت مہربانی کا سلوک کیا ہے اور اس کے لئے میں ممنون ہوں۔ مجھے اپنے وطن کو واپس آنے میں کچھ وقت درکار ہوگا۔ لیکن میں ہمیشہ برطانی قوم اور ایمپائر کی بہبودی میں دلچسپی لیتا رہوں گا۔ اور اگر کبھی آئندہ زمانے میں ملک معظم کی خدمت کے لئے میں مفید ثابت ہو سکا۔ تو میں اس خدمت کو بجا لانے سے قاصر نہیں رہوں گا۔

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ "امرت بازار پترکا" کا نامہ نگار مقیم لنڈن اطلاع دیتا ہے کہ ایک شخص نے عدالت میں درخواست دی ہے کہ مسز سمپسن کی مسٹر ارنسٹ سمپسن سے شادی کو منسوخ نہ کیا جائے۔ اور طلاق کی ڈگری کو جو دی جا چکی ہے منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ طلاق دھوکہ سے حاصل کی گئی ہے۔ انگریزی قانون کے مطابق طلاق کی ڈگری کے اصدار سے لے کر چھ ماہ کے اندر اندر پبلک کا کوئی آدمی عدالت میں درخواست دے سکتا ہے۔ کہ ڈگری کو پختہ نہ کیا جائے۔ لنڈن میں اس واقعہ سے سنسنی پھیل گئی ہے

نئی دہلی ۱۲ دسمبر حکومت ہند کا اعلان ہے کہ شاہ جارج ششم کی تخت نشینی کا اعلان سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند وائسریگل لاج نئی دہلی میں ۱۴ دسمبر کو نو بجے صبح پڑھیں گے۔

امرتسر ۱۲ دسمبر گیہوں حاضر ۳ روپے سے ۳ روپے ۴ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۸ روپے ۴ آنے تک کپاس ۵ روپے ۱۲ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے ۱۱ پائی۔ چاندی دیسی ۵۳ روپے

جبل پور ۱۲ دسمبر کل بمبئی کلکتہ امپیریل ڈاک گاڑی کے ڈاک کے ڈبہ میں آگ لگنے سے ایک سو تھیلے جل گئے۔ پولیس آتشزدگی کی وجہ معلوم کر رہی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ کس قدر نقصان ہوا ہے۔

میڈرڈ ۱۲ دسمبر۔ باغیوں کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت کا ایک جہاز جو بارسیلونا کی طرف اسلحہ اور سامان خورد و نوش لا رہا تھا۔ پکڑ لیا گیا۔ چنانچہ اس کا اسباب اتار لیا گیا۔ اور اسے پالما پہنچنے کا حکم دیا گیا۔ مزید اطلاع ہے کہ باغیوں کے بحری بیڑے نے حال میں روس کی بہت سی کشتیاں جو اسلحہ لا رہی تھیں ڈبو دیں۔

کوئٹہ ۱۲ دسمبر۔ آج صبح ۱۰ بج کر بیس منٹ پر کوئٹہ میں زلزلہ کے دو زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے۔ اور ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوتی

نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ وادی خیسورہ میں دس اور گیارہ دسمبر کی درمیانی شب امن سے گزر گئی۔ ۱۱ دسمبر کو سڑک کی تعمیر کا کام سارا دن جاری رہا۔ اہل قبائل نے محافظ دستوں پر بندوقوں سے چند فائر کئے۔ مگر کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔

لاہور ۱۲ دسمبر۔ آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس نے پنجاب اور دہلی کی عدالتوں کی بار ایسوسی ایشنوں اور وکلاء کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ کسی ایسے شخص کو اپنے پاس بطور منشی یا کلرک نہ رکھیں جو پولیس کے دس نمبر کے درجہ میں رہ چکا ہو۔ یا اسے کسی عدالت نے جعلسازی یا دھوکہ دہی کے الزام میں کبھی سزا مل چکی ہو۔ یا وہ جھوٹی شہادت دینے کے سلسلہ میں سزا یافتہ ہو۔ یا غبن یا خیانت کے مقدمہ میں اسے سزا مل چکی ہو۔ آئندہ ہر وکیل کو ایسے منشی رکھنے پڑیں گے۔ جو کم از کم انٹرنس پاس ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت جلد سے جلد توجہ فرمائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی مشکلات کے متعلق میں نے جو اپیل احباب کرام سے کی تھی۔ اور جس میں ان مشکلات کو حل کرنے کی وہ تجاویز پیش کی تھیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کے دوسرے اجلاس میں بیان فرمائی تھیں۔ ان میں سے پہلی دو تجاویز یہ تھیں۔ کہ (۱) احباب خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت اپنے روپے جمع کرائیں۔ پھر جب انہیں ضرورت ہو منگالیں (۲) یہ کہ انجمن کو ایک لاکھ روپیہ قرض دیا جائے۔ پہلی تجویز پر اگرچہ عمل شروع ہو گیا ہے۔ لیکن جس سرگرمی اور جوش سے ہونا چاہیئے ویسا نہیں البتہ دوسری تجویز کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ اور چند دنوں کے اندر اندر ساڑھے سات ہزار سے زائد روپیہ آچکا ہے:۔

چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے۔ کہ جلد سے جلد ان تجاویز کو کامیاب بنایا جائے۔ اس لئے احباب سے گزارش ہے۔ کہ فوری طور پر امانت فنڈ اور قرضہ فنڈ میں حصہ لے کر زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ اور اس بات کی انتظار نہ کریں۔ کہ جماعتی انتظام کے ماتحت ان کا روپیہ مرکز میں پہونچے گا۔ بلکہ خود فوراً اطلاع ارسال فرمادیں:۔

جب یہ واضح بات ہے کہ ان تجاویز کو کامیاب بنانا جماعت احمدیہ کے مخلصین کا ہی فرض ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی توفیق اور اس کے فضل سے ضرور کامیاب بنائیں گے۔ تو پھر توقف کے کیا معنی۔ اور کیوں اعلےٰ درجہ کا ثواب حاصل نہ کیا جائے پس احباب کو چاہیئے کہ جلد سے جلد ان ہر دو تجاویز کو کامیاب کرکے اجر عظیم حاصل کریں:۔ ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کے تیسرے سال کے وعدے فوری پیش ہونے چاہئیں

۱۲ر دسمبر ۱۹۳۶ء تک چندہ تحریک جدید سال سوم کے وعدوں کی فہرستیں صرف ۳۴۴ جماعتوں کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوئی ہیں ہر جماعت کے کارکن کو اپنی جماعت کے احباب کو سابقون الاولون کے ثواب میں شامل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تیسرے سال کے وعدے حتیٰ الوسع فوری طور پر پیش کریں۔ پس جن جماعتوں کے وعدے تا حال حضور کی خدمت میں پیش نہیں ہوئے وہ جلد بھیجدیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

جلسہ سالانہ پر باہر سے برائے فروخت آزار بند نہ لائے جائیں

شہر پٹیالہ اور دیگر مقامات سے جو آزار بند جلسہ سالانہ پر برائے فروخت آیا کرتے ہیں وہ اب کے نہ لائے جائیں بلکہ چاہیئے کہ باہر کے لوگ یہاں کے بنے ہوئے آزار بند خریدیں:۔ جنرل سکرٹری لوکل لجنہ اماءاللہ

خاص دعا کی ضرورت ہے

چونکہ برادر مکرم محمد عثمان صاحب احمدی لکھنوی کو ہتر ہائی بلڈ پریشر کی شکائت کافی ہے۔ اور مرض کا ازالہ نہیں ہوا لہذا جملہ احمدی برادران سے التماس ہے۔ کہ وہ برادر موصوف کی صحت کاملہ نیز دیگر مشکلات کے حل کے واسطے رمضان المبارک کے عشرہ آخر کے مبارک دنوں میں خاص طور پر دعا فرمائیں:۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان دارالامان

بروز ہفتہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۶ء

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ سے ۱۰¼ تک	تلاوت قرآن مجید	محترمہ عارفہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار کرم داد خانصاحب
۱۰¼ ،، ۱۰½ ،،	نظم	امۃ الرحیم صاحبہ و امۃ اللطیف صاحبہ بنات مفتی فضل الرحمٰن صاحب حکیم
۱۰½ ،، ۱۱ ،،	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	محترمہ روشن بخت صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب دہلی
۱۱ ،، ۱۲ ،،	تحریک جدید اور احمدی مستورات کے فرائض	محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ
۱۲ ،، ۱ ،،	وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام	محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ سیالکوٹی
۱ ،، ۲ ،،	حفظانِ صحت	جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب میڈیکل آفیسر نور ہسپتال

بروز اتوار ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۶ء

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ سے ۱۰¼ تک	تلاوت قرآن مجید	محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب
۱۰¼ ،، ۱۰½ ،،	نظم	امینہ بیگم صاحبہ بنت جناب سردار کرم داد خانصاحب
۱۰½ ،، ۱۱ ،،	حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات صنف نازک پر	محترمہ مقبول اختر صاحبہ بی اے بی ٹی
۱۱ ،، ۱ ،،	تقریر	حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
۱ ،، ۲ ،،	ذکر حبیبؑ	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب

بروز سوموار ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۶ء

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ سے ۱۰¼ تک	تلاوت قرآن مجید	امۃ الحمید صاحبہ سکرٹری لجنہ اماءاللہ محلہ دارالبرکات
۱۰¼ ،، ۱۰½ ،،	نظم	
۱۰½ ،، ۱۱ ،،	حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں	محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
۱۱ ،، ۱۲ ،،	عورت کے فرائض	محترمہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ
۱۲ ،، ۱ ،،	رپورٹ کارگزاری لجنہ اماءاللہ قادیان	جنرل سکرٹری محترمہ حضرت ام طاہر صاحبہ
۱ ،، ۲ ،،	مذاہب عالم میں عورت کی حیثیت	جناب مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل مبلغ

عبد المغنی خان ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان دارالامان

غیر احمدی شرفا اور معززین کو جلسہ سالانہ پر لایا جائے

جلسہ سالانہ پر احباب کو اپنے ساتھ اپنے علاقہ کے معززین کو لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جن دوستوں کے نزدیک کوئی ایسے شریف الطبع سنجیدہ مزاج نیک سیرت معززین ہوں جنہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی مرکز کی طرف سے دعوت دی جانی مناسب ہو۔ ان کے نام اور پتے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ انہیں دعوت نامے بھجوائے جاسکیں:۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ رمضان ۱۳۵۵ھ

ایڈورڈ ہشتم کی تخت برطانیہ سے دستبرداری اور شاہ جارج ششم کی تخت نشینی

بیم ورجا کے دو تین ہفتوں کے بعد آخر وُہی ہوا جس کا کھٹکا تھا۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم جنہیں تخت برطانیہ پر رونق افروز ہوئے ابھی گیارہ ماہ کا عرصہ ہی گزرا تھا۔ اپنی رضامندی سے تخت سے دست بردار ہو گئے۔ دستبرداری کے اسباب وعلل کے متعلق سلطنت برطانیہ کے لوگ خواہ کچھ خیال کریں۔ لیکن بلاشُبہ یہ فیصلہ تمام ایمپائر کے لئے ایک گہرے افسوس اور رنج کا مُوجب ہوا ہے:۔

بادشاہ کی تقریب تاجپوشی کے متعلق انتظامات نہایت شد و مد سے جاری تھے اکناف واطرافِ عالم سے لوگ اس پُرمسرت تقریب میں شامل ہونے کے لئے لنڈن آنے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ لیکن بادشاہ کے فیصلۂ دستبرداری نے سلطنت کی تمام خوشیوں اور مسرتوں پر اوس ڈال دی:۔

سابق بادشاہ نے جس الجھن میں اپنے آپ کو ڈال لیا تھا۔ اس میں سے نکلنے کے لئے ان کے سامنے دُو ہی راستے تھے جن میں سے ایک انہوں نے اختیار کر لیا۔ ایک طرف ان کا ذاتی معاملہ تھا۔ اور دوسری طرف ان کی وُہ ذمہ واریاں جو بحیثیت شہنشاہ ان پر عائد ہوتی تھیں۔ انہوں نے ذاتی استعداد اور اہمیت کی صحیح انداز ہ لگاتے ہوئے ان ذمہ واریوں سے سبکدوش ہو جانا ہی بہتر سمجھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پیغام میں جو دستبرداری کی دستاویز کے ساتھ گزشتہ جمعرات کو دارالعوام میں پڑھ کر سنایا گیا۔ لکھا ہے۔ کہ

"ذمہ واری کا وہ بار جو ہمیشہ ایک بادشاہ کے کندھوں پر عائد ہوتا ہے۔ اس قدر بھاری ہے۔ کہ وُہ صرف انہی حالات میں برداشت کیا جا سکتا ہے۔ جو ان حالات سے مختلف ہوں۔ جن میں اب میں اپنے آپ کو پاتا ہُوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں اس فرض کو جو پبلک کے مفاد کو سب سے مقدم رکھنے کے متعلق مجھ پر عائد ہوتا ہے۔ یہ اعلان کرتے ہُوئے نظر انداز نہیں کر رہا۔ کہ میں اس بات کو محسوس کرتا ہُوں۔ کہ میں اس بہت بڑے کام کو قابلیت اور اپنی پوری تسلّی کے ساتھ سرانجام نہیں دے سکتا"۔

ان حالات میں مناسب یہی تھا۔ جو شاہ ایڈورڈ نے کیا۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ حکومت برطانیہ کو یہ ایک بہت بڑا دھکا لگا ہے۔ انگلستان کے مدبرین مسلسل کئی دن تک اس لئے گہرے غور و فکر میں مصروف رہے کہ کوئی ایسی راہ نکل آئے۔ جس سے بادشاہ کی دست برداری کا داغ ان کی حکومت پر نہ لگ سکے۔ اور برطانیہ کے وقار اور اعزاز کو اس قسم کا صدمہ نہ پہونچے۔ انہوں نے اپنی تمام قابلیت اور ہوشیاری صرف کر دی۔ لیکن اس بارے میں انہیں قطعاً ناکامی ہوئی۔ اور وہ منحوس حادثہ جس کا تمام [illegible] میں کسی کو وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اور جس کے متعلق انتہائی کوشش کی گئی کہ وقوع پذیر نہ ہو۔ کسی تدبیر سے نہ رک سکا اور دکھا پڑتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کے زوال کی وُہ علامات جن میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے ان میں ایک اور کا اضافہ ہو گیا ہے:۔

ایڈورڈ ہشتم کے جانشین انکے چھوٹے بھائی ڈیوک آف یارک مقرر ہوئے ہیں۔ ڈیوک آف یارک اوڈ چز آف یارک چونکہ نہایت اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ایمپائر کو محبت ہے۔ اس لئے ڈیوک آف یارک کی جارج ششم کی حیثیت میں تخت نشینی تمام سلطنت برطانیہ کے لئے موجب اطمینان ثابت ہوئی ہے۔

ہمارے نئے بادشاہ پرنس البرٹ فریڈرک آرتھر جارج ڈیوک آف یارک ارل آف انورنس اور برن کیلارنی ہیں۔ آپ شاہ جارج پنجم کے دوسرے فرزند ہیں جو ۱۴ دسمبر ۱۸۹۵ء کو یارک کاٹیج سنڈرنگھم میں پیدا ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں آپنے بحری تعلیم نیول ٹریننگ کالج آسبرن میں حاصل کی۔ اس کے بعد ہوابازی میں مہارت پیدا کی۔ آپ اپنی سابقہ زندگی میں رفاہ عام کے کاموں میں عملی حصہ لینے کے باعث عوام میں ہردلعزیز ہیں۔ اور تمام ایمپائر آپ کی مداح ہے۔ ہم ان کی نئی ذمہ واریوں کے متعلق جو شہنشاہ کی حیثیت میں ان پر عائد ہوئی ہیں۔ ان کی کامیابی و کامرانی کے خواہاں ہیں۔ اور اس نئی حیثیت میں ان کا خیر مقدم کرتے ہیں:۔

چندہ تحریک جدید سال اول یا دوم میں حصّہ نہ لینے والے اور طلباء کے لئے موقعہ

وُہ احباب جنہوں نے پہلے۔ اور دوسرے سال یا صرف دوسرے سال اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وُہ بھی تیسرے سال کی تحریک جدید میں شامل ہو کر اپنے پہلے سالوں کی کمی کی تلافی کریں۔ ایک احمدی لیڈی ڈاکٹر کی مثال اس بارے میں پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے:۔ کہ میں اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے نہ پہلے سال نہ دُوسرے سال چندہ تحریک جدید میں حصہ لے سکی۔ اب تیسرے سال میں ایک سو روپیہ ارسال ہے:۔

اسی طرح اور بھی کئی احباب نے حصہ لیا ہے نیز طالب علم بھی اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے دل کھول کر چندہ لکھوا رہے ہیں۔ چنانچہ احمدیہ ہوسٹل لاہور سے محمد انور حسین صاحب لکھتے ہیں۔ میں گذشتہ دو سالوں کی تحریک جدید میں بوجہ طالب علمی حصہ نہیں لے سکا۔ اب سوچ رہا ہوں کہ اگر میں نے اس نعمت غیر مترقبہ سے فائدہ نہ اٹھایا تو کافر نعمت ہونگا۔ بس میں لبیک کہتے ہوئے ایک صد روپے کا وعدہ کرتا ہوں۔

پیر صلاح الدین صاحب ابن پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ فیروزپور لکھتے ہیں۔ حضور نے ایک خطبہ میں خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ جماعت کی تیسرے سال کی مالی قربانی پہلے دو سالوں کے برابر ہو۔ اس وقت سے ہی خاکسار کی یہ تمنا ہے۔ کہ ہمارے وعدے اس سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ عاجز اپنے پچھلے دونوں سالوں کے چندہ کے مجموعہ سے دوگنا یعنی ۸۰ کا وعدہ کرتا ہے۔ جس میں سے ۴۰ روپے ادا کر دیئے ہیں۔

عزیز عباس صاحب ابن علامہ مولوی عبدالقادر صاحب ایم۔ اے نے لکھا ہے۔ خاکسار کو جو سرکاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشق و محبت

قبض اور بسط

وہ دن گئے کہ راتیں کٹتی تھیں کر کے باتیں
اب موت کی ہیں گھاتیں غم کی کتھا یہی ہے
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے

ایک ذرہ عالم سے لے کر خاتم النبیین تک اور فرش سے لے کر عرش تک سب حتیٰ کہ (بندوں کی خاطر سے) صفات مقدسہ الٰہیہ تک قبض اور بسط کے اس قانون پر چل رہے ہیں۔ الاماشاء اللہ ہمارا عاشق کیونکہ اس عالمگیر اور یونیورسل قانون سے باہر رہ سکتا تھا۔ وہ بھی اس کے نیچے آیا۔ اور اس نے اس کی حقیقت معلوم کی۔ اور لطف اٹھایا۔ اس کی حکمت کو دیکھ کر معشوق کے آگے سربسجود ہو گیا اس نے اسے بھی مذہب عشق کا ایک باب بنا لیا۔ اور اس راستہ سے اوپر کو ترقی کی۔ آخر اپنے محبوب کا وصل حاصل کر لیا۔ اس وقت معلوم کیا۔ کہ اس محبوب کے بھی دو اسماء ہیں۔ ایک کی رو سے وہ القابض کہلاتا ہے۔ اور دوسرے کی رو سے الباسط پس ساری کیفیات دیکھ کر وہ پھر دوسرے اور چھوٹے چھوٹے عاشقوں کو راستہ دکھانے اور ان کو تسلی دینے واپس اترا۔ اور اپنے ساتھ ایک کلام یعنی ایک زندگی بخش کلام لایا۔ جس سے وہ تمام جماعت جو تھک گئی اور پژمردہ ہو گئی تھی۔ جس کی کمر ہمت شکستہ ہو چکی تھی۔ جس کے حوصلے پست ہو چکے تھے۔ پھر نئے جوش کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی اور سلوک کی منزلیں ان کے لئے آسان ہو گئیں۔ اور وہ اس اول العاشقین پر درود بھیجنے لگی۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ اجمعین۔ یہ تحفہ قبض اور بسط کے متعلق وہ سورۃ والضحیٰ کے رنگ میں لایا تھا۔ انہوں نے اس کو عزت سے اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا۔ اپنا مشعلِ راہ بنایا۔ اور اسی وجہ سے راہِ محبت میں وہ کوفت اور تکالیف اور ہلاکت سے بچ گئے ؛ اللھم صل علیہ وعلی ظلہ المسیح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید ؛

قبض کی قسمیں

یاد رکھنا چاہیئے کہ موٹی موٹی قسمیں قبض کی دو ہیں :۔

(۱) تکان یا قدرتی قبض۔ اسکی پھر دو قسمیں ہیں (الف)۔ روبترقی قبض و بسط یہ آخر خدا کا وصل کرا دیتا ہے

ب۔ روبتنزل قبض و بسط یہ رفتہ رفتہ اور آہستہ آہستہ انسان کو گرا دیتا ہے اور یہ بسبب بیماری عمر کے تقاضے یا صحبت صالحین سے دور ہو جانے کے ہو جاتا ہے۔

(۲) گناہ کا قبض۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں (الف) آدم والا قبض یعنی لمبا غیر دائمی۔ یا توبہ استغفار کرکے جس میں پھر وصل ہو جائے قیمتِ وصل دے کر (ب) ابلیس والا قبض یعنی جس میں لعنت کی کیفیت پیدا ہو جائے اور مستقل مہجوری اور آخر سلسلہ سے اخراج۔

قدرتی قبض اور بسط

یہاں قبض کے معنی صرف تکان آرام کی ضرورت اور کام کی طرف سے بے ہمتی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اور بسط کے معنی وہ حالت تروتازگی کی جو آرام لینے کے بعد حاصل ہو جاتی ہے۔ اور آدمی پھر چست چالاک چاق چوبند اور کام کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت قدرتی قبض و بسط کی تمام عالمین پر حاوی ہے اور صفات الٰہی بھی اس کا جلوہ اپنے اندر ظاہر کرتی ہیں۔ اور حقیقۃً یہ انہی کا پرتو ہے۔ کہ عالمین کے ہر محکمہ میں قبض اور بسط لازمی اور ضروری ہو گیا ہے۔ کیونکہ صفات الٰہی نے بھی مخلوقات کی تکان دور کرنے اور ان کو آرام دینے کی خاطر یہ رنگ اختیار کیا ہے۔ ورنہ وہ ذات والا صفات ان کمزوریوں سے پاک اور الآن کما کان ہے نہ اسے نیند ہے نہ اونگھ نہ وہ تھکتا ہے نہ ہمت ہارتا ہے۔ نہ اس کی صفات تنزیہی اس حالت کے ماتحت ہیں۔ بلکہ قبض و بسط کا رنگ صرف صفاتِ تشبیہی میں چلتا ہے اور افطر و اصوم اور اخطی و اصیب کا نظارہ صرف مخلوقات کی کمزوری کی وجہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تعطل صفاتِ الٰہی عارضی طور پر جائز ہے۔ اور وہ ذات قابض اور باسط نظر آتی ہے۔ مگر بندوں کے لئے اور مخلوقات کی خاطر۔ اس کے آگے چل کر جب آپ مخلوقات پر نظر ڈالیں گے۔ تو معلوم کرینگے کہ جتنا جتنا کوئی وجود اللہ تعالےٰ سے نزدیک ہوگا۔ اتنا اتنا اس میں بسط زیادہ اور قبض کم ہوگا۔ اور جتنا جتنا وہ وجود اس مرکزِ رحمت سے دور ہوگا۔ اتنی اتنی اس میں قبض کی کیفیات زیادہ ہوتی جائینگی۔ غرض ان صفات قبض و بسط کا رنگ مخلوقات پر ایسا چڑھا ہوا ہے۔ کہ اس عالم کی نیرنگی کا ایک یہ بھی بڑا بھاری باعث ہے مختصراً یوں سمجھ لو کہ دن رات، گرمی سردی۔ روشنی اندھیرا موسم بہار اور موسم خزاں۔ جاگنا اور سونا۔ ہنسنا اور رونا۔ زندگی اور موت خوشی اور غم۔ بارش اور خشکی۔ زمانہ نبوت اور زمانہ فترت یہ سب باتیں بسط و قبض کا رنگ رکھتی ہیں۔ پھر انسان میں چل کر نیکی اور گناہ معرفت اور محبت۔ تکان اور مستعدی نزولِ وحی اور اس کا بند ہو جانا۔ عسر و یسر۔ ذکر و فکر۔ عشق اور محبت (یعنی جذبات والی آتشیں محبت اور مستقل قسم کی قرۃ الاعین والی ٹھنڈی پُرسرور محبت) شہوت کے طوفان۔ اور ان کے بعد سکون۔ فراق و وصل حیض اور طہر۔ بیماری اور صحت۔ کام کا وقت اور آرام کا وقت۔ کھانا اور ہضم کرنا۔ جوانی اور بڑھاپا۔ غرض اسی طرح کے نمونے انسان میں دیکھتے چلے جائیں پھر روحانی امور میں تو کھلا قبض اور بسط کے الفاظ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ جنکی کیفیات حسب ذیل ہیں :۔

قبض اور بسط کی کیفیات

یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل چیز بسط ہے کیونکہ یہ صفاتِ الٰہی کے دوام اور اس کے لاتاخذہ سنۃ ولا نوم کی صفت کے مشابہ ہے۔ اس کے حی و قیوم اسماء کا رنگ رکھتا ہے۔ اور قبض انسانی کمزوری یا تکان ہے کام کے بعد۔ یا کوفت ہے جوش کے بعد۔ یا افسردگی ہے خوشی کے بعد۔ یا پیٹ بھر جانے کی حالت ہے کھانے کے بعد۔ کیونکہ طبیعت ہضم کے لئے وقت مانگتی ہے۔ یا سکون ہے شہوت کے فرو ہونے کے بعد ؛ لیکن قبض وہ حالت ہے جسے بسط کے برقرار رکھنے کے لئے اور اسے اپنی جگہ پر واپس لانے کے لئے بلکہ اسے ترقی دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ جیسے نیند کہ اس کے بعد انسان نئے سرے سے پوری طاقت کے ساتھ اپنے فرائض میں لگ جاتا ہے۔ یا بھوک کہ اس کے بعد پھر کھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہ روحانی قبض و بسط ادنےٰ مومن سے لیکر انبیاء تک کو ہوتا ہے۔ بلکہ ہر مخلوق ایک رنگ میں اس قانون کی پابند ہے سوائے اللہ تعالےٰ کی ذات کے جو غیر متغیر ہے۔ جو ہر تکان ہر لاعلمی ہر غفلت اور ہر کمزوری سے پاک ہے ازلی ابدی ہے۔ اور ہر وقت عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ جتنا جتنا قرب کسی شخص کو ذات باری سے ہوتا جاتا ہے۔ اتنا اتنا اس کا بسط زیادہ اور قبض کم ہوتا جائے گا۔ اور نیند اور خوراک اور غفلت بھی کم ہوتی جائے گی۔

403
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیند کی حالت پیدا ہو جائے گی۔ کہ وہ عموماً بین النوم والیقظہ رہے گا۔ اور بشریت کی وجہ سے تنام عینائی تو ہوگا مگر الوہیت کے قرب کی وجہ سے "لاینام قلبی" کی کیفیت بھی موجود ہوگی۔ اور اگرچہ کافر کی طرح سات انتڑیوں والا کھانا بند ہو جائے گا۔ مگر بشریت کے تقاضہ سے ایک انتڑی کا کھانا پھر رہ جائے گا۔ کیونکہ آیت ماجعلناھم جسداً لایاکلون الطعام وماکانوا خالدین بھی ان پر چسپاں ہے۔ کبھی کبھی یطعمنی ربی و یسقینی الی کیفیت بھی جلوہ دکھائیگی۔ عارضی طور پر کھانے سے بالکل بے نیاز کر دیگی۔ اور اگرچہ امراض خبیثہ اور مستی الاسقام سے بالکل بچ جائے گا۔ مگر بشریت کی کمزوری کی وجہ سے ایسی بیماری آتی رہیگی۔ جو اس کے علو مراتب کا باعث ہو پھر کبھی کبھی بغیر کسی دوا کے براہ راست صفت شفائے الہٰی کے اجرا سے جو اذا مرضت فھو یشفین میں بیان کی گئی ہے۔ اس کو شفا حاصل ہو کر مزید قرب الہٰی نصیب ہوتا رہے گا۔

جسمانیت اور روحانیت

بس اتنے معنی ہیں جسمانیت کے چھوڑ دینے اور روحانیت کے حاصل کرنے کے۔ اور آگے اس کے مدارج ہیں جو انسان کے اپنے ظرف۔ نبیوں کے زمانے اور خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں کے ماتحت چلتے ہیں۔ انسانوں میں سے ہر انسان کی کیفیت جدا جدا ہے۔ اور ان کا تعلق خدا تعالےٰ سے الگ الگ۔ یہ معنی جسمانیت کے چھوڑ دینے کے ہرگز نہیں۔ کہ انسان کا جسم جھڑ جائے گا صرف روح رہ جائے گی۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی طرح منفرد ہو جائے گا۔ بلکہ خواہ دنیا ہو یا قبر ہو۔ حشر ہو یا جنت ہو۔ یا جہنم ہو۔ ہر روح کے ساتھ ہمیشہ ایک جسم ساتھ ساتھ چلیگا۔ کیونکہ بغیر جسم کے حواس خمسہ اور علم کام نہیں دے سکتے گو وہ جسم اپنے عالم کے ماحول کی وجہ سے اس موجودہ جسم سے زیادہ ذکی الحس اور زیادہ لطیف ہو۔ مراد روحانیت سے

اس دنیا کی زندگی میں صرف یہ ہے۔ کہ جسمانیت کی ظلمتیں اور کدورتیں دور ہو جائیں گی۔ اور ایسا لطیف درجہ جسمانیت کا رہ جائے گا۔ جیسے لوگوں نے لکھا ہے۔ کہ ان کے جسم پر صفائی کی وجہ سے مکھی نہیں بیٹھتی۔ اور سراسر نور ہونے کی وجہ سے ان کا سایہ نہیں ہوتا یا ان کے جسد مبارک میں بعد دفن بھی سڑاند پیدا نہیں ہوتی۔ اور متعفن نہیں ہوتا۔ بلکہ وہیں خشک ہو جاتا ہے ان کا فضلہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے گندگی اور بدبو کی وجہ سے لوگوں کو اذیت نہیں دیتا۔ ورنہ وہ معنی ہرگز نہیں۔ جو عام لوگ ان باتوں کے لیتے ہیں۔ یہ صرف صاحب حال لوگوں کے استعارات تھے۔ جو صاحب قال لوگوں نے غلط سمجھ لئے۔ پھر ان کو مشہور کر دیا۔ اور اپنے ذمہ مخالفین اسلام کے اعتراض لے لئے۔ کیونکہ اگر مکھی نہ بیٹھے تو یہ خدائی کا نشان ہے۔ کیونکہ ذُباب یعنی مکھی کا انسانی جسم پر سے کچھ غذا لیجانا اس جسم کے غیر معبود ہونے کی علامت قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے مگر وہ واقعی معبود نہیں تھے۔ اور مطلب مکھی نہ بیٹھنے کا صرف یہ تھا۔ کہ وہ اپنی جسمانی حالت اس قدر صاف رکھتے تھے کہ مکھی عموماً ان کے بدن پر نہیں بیٹھتی تھی۔ کیونکہ اُسے اپنے کھانے کا سامان دوسرے لوگوں کے بدنوں پر اتنا کافی مل جاتا تھا۔ کہ ان کے بدن پر بیٹھنا اس کے لئے بے فائدہ تھا۔ اور مخلوق کا سایہ ہونا قرآن مجید کی اس آیت سے ثابت ہے۔ واللہ جعل لکم مما خلق ظلالاً نیز اس آیت سے اَوَلم یروا الی ما خلق اللہ من شیء یتفیؤا ظللہ عن الیمین والشمائل سجداً للہ وھم داخرون۔ یعنی ہر مخلوق کا سایہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہی ہر مخلوق کے ساتھ سایہ کو سایہ کی طرح لگا دیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ ہی اس نقص سے خالی ہے۔ کیونکہ وہ خود نور ہے۔ اس سے پرے اور علیحدہ کوئی اور نور نہیں۔ جو اس کے سایہ کا باعث

ہو۔ اور انبیاء کا سایہ نہ ہونے سے صرف یہ مراد ہے۔ کہ ان کے ساتھ کوئی ظلمت اور تاریکی نہیں ہوتی۔ اور انبیاء کے جسم کا ہمیشہ ایسا تر و تازہ رہنا کہ اس میں قطعاً مرنے کے بعد کوئی تغیر بھی نہ آئے۔ ان کی جسمانی زندگی پر دلالت کرتا ہے۔ جو انک میت وانھم میتون کے مخالف ہے۔ اور ما انا الا بشر مثلکم کے بھی مخالف ہے۔ حالانکہ مطلب صرف اتنا تھا۔ کہ ان کی نعش مبارک ممیوں کی طرح زمین میں خشک ہو جاتی ہے۔ سڑتی نہیں۔ کیڑے نہیں پڑتے اور ایسی ہو جاتی ہے۔ جیسے میڈیکل جورس والے ممی فیکیشن یا سیپانی فیکیشن کہتے ہیں (Saponification یا mummification) اور انبیا تو الگ رہے۔ دوسرے بزرگوں کے جسم یا جسم کے حصے بھی یہ کمال دکھاتے ہیں۔ جیسے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نعش اسی طرح خشک سی پڑی تھی۔ جب دوبارہ ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اور ان کا صندوق کھلوا کر بعض دوستوں نے ان کی زیارت کی اور ایسا ہی حضرت عمرؓ کا پاؤں ان کی قبر کے درست کرتے وقت لوگوں نے روایت کیا۔

اور یہ کہ زمین ان کا فضلہ فوراً کھا جاتی تھی۔ اس سے صرف یہ مراد ہے۔ کہ بکثرت کھانے والوں اور اپنا پیٹ متعفن رکھنے والوں کے برخلاف ان کا فضلہ زمین پر مٹی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ اور لوگوں کی نجاست کی طرح گندہ اور بدبودار نہ ہوتا تھا۔ جیسے سمجھ لو کہ بکری کی مینگنیاں یا گھاس کھانے والی مخلوق کا غیر متعفن گوبر۔

یوں ظاہر میں ایک اور طرح بھی یہ باتیں ٹھیک ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی آریہ یہ اعتراض کرے۔ کہ سنا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فضلہ زمین کھا جاتی تھی۔ تو فوراً یہ جواب دو۔ کہ ہاں یہ ٹھیک ہے بلکہ میرا بھی اور تیرا بھی۔ سب کا زمین ہی کھاتی ہے۔ بس فوراً اس کا

ناطقہ بند ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے سوال پر شرمندہ ہوگا۔

اور اگر کوئی جنٹلمین تعلیم یافتہ عیسائی یہ اعتراض کرے۔ کہ سنا ہے محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ تو کہدو ہاں سچ ہے۔ کیونکہ دیکھو اے صاحب بہادر آپ کے ہر روز غسل کرنے والے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی۔ بلکہ آپ کے کمرہ میں بھی نہیں گھستی۔ جس میں جالی دار کواڑ لگے ہیں۔ آپ کے نعمت خانہ میں بھی نہیں جاتی۔ باوجود اس کے کہ اس میں ہر طرح کے کھانے ہر وقت پڑے رہتے ہیں۔ جناب عالی مکھیاں تو غلیظ اور گندے لوگوں پر بھنکتی ہیں نہ کہ پاک صاف لوگوں پر۔ یہ جواب سنکر پھر وہ نہیں بول سکیگا۔

اور اگر کوئی بے باک ڈاکٹر یہ کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ اور انبیا کے متعلق یہ کیا واہیات بات مشہور ہے کہ ان کے مردہ اجسام سڑتے نہیں۔ ان میں کیڑے نہیں پڑتے۔ تو اسے کہدو کہ یہ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ ہم نے مصر کی ممیاں اور فرعون جیسے نالائقوں کی نعش دیکھی ہے۔ کہ اب تک محفوظ ہے۔ اور سڑی نہیں۔ قدرتی طور پر زمین کے اندر دفن ہو کر ہزاروں نعشیں mummify ہو جاتی ہیں۔ یعنی ممی کی طرح بن جاتی ہیں۔

اور آپ کی تو میڈیکل جورس پروڈنس Medical Jurisprudence کی کتابوں میں ایک باب صرف اسی بات کے متعلق ہے۔ خود آپ نے کئی ایسے نمونے نعشوں کے دیکھے ہونگے۔ اس میں تعجب کی بات کیا ہے؟ تو یقیناً آپ کا جواب سُن کر وہ لاجواب ہو جائے گا۔

اگر کوئی فلسفی یہ اعتراض کرے۔ کہ سنا ہے۔ کہ آپ کے رسُول کا سایہ نہ تھا۔ تو کہدو کہ ہاں وہ ہمارے نزدیک سورج تھے۔ ان کا سایہ بھلا کس طرح ہو سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آپ کے نزدیک معمولی انسان تھے تو بھی یہ خیال فرمایئے۔ کہ کسی کسی وقت تو جناب کا سایہ بھی بالکل نہیں ہوتا۔ اسی طرح کسی نے ان کی بابت بھی دقیق طور پر سایہ کا نہ ہونا بیان کر دیا ہوگا کیا عین نصف النہار پر جب سورج آپ کے سر پر ہو آپ کا سایہ ہوتا ہے یا نہیں؟ وہ آپ کے پیروں کے نیچے چھپ جاتا ہے چاروں طرف تلاش کیجئے پر بھی کسی جگہ نہیں ملتا۔ سو کیا آپ کی عقل بسبب فلسفی ہونے کے اتنی موٹی ہو گئی ہے کہ ہمیشہ ایک چیز مثلاً ایک دیوار کو دیکھتے ہیں اور اس کے سایہ کا گھٹنا بڑھنا اور دوپہر کے وقت غائب ہو جانا روزانہ ملاحظہ کرتے ہیں۔ پھر بھی ضد اور تعصب سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک دقیق حالت یا کیفیت ہے۔ جو جسمانی طور پر دن میں ایک دفعہ ہر وجود کو حاصل ہو جاتی ہے۔ ورنہ دراصل اے دوربین فلسفی صاحب یہ روحانی لوگ ہیں اور ان کی روحانی کیفیت یہی ہے کہ وہ سراپا نور ہیں اور نور کا سایہ کیسا؟ وہ سراپا روشنی ہیں اور روشنی میں اندھیرا کیسا وہ سراپا آفتاب صداقت ہیں۔ اور آفتاب کا سایہ کیسا؟ پس اپنے فلسفہ کو صرف جسمانیات کی طرف ہی نہ لے جاؤ کیونکہ سنا ہے کہ فلسفی دوسروں کی نسبت عقل زیادہ رکھتا ہے۔ اس جملہ معترضہ کے بعد اب میں پھر قبض اور بسط کی وہ کیفیات بیان کرتا ہوں جو میرے علم میں ہیں۔

کیفیات بسط

۱۔ دل میں ایک باطنی سرور اطمینان اور سکون۔

۲۔ معرفت کا زور۔ جس طرف توجہ کرو۔ ان باتوں کا چٹ چٹ کھلتے جانا اور کلام الٰہی کے نکات کا فیضان جاری ہونا۔

۳۔ کیفیت وصل کا احساس

۴۔ ایمان اور یقین سے پُر معلوم ہونا اور زندگی۔

۵۔ اعمال صالحہ میں تیزی اور ان کے لئے بے تکان جوش۔

۶۔ غفلت نیند اور غذا کی کمی خودبخود اور عقل کی تیزی۔

۷۔ بے حد ذکاوت حس ہائے ظاہری و باطنی۔

۸۔ دعاؤں میں وسعت۔ لوگوں کی خیر خواہی اور ان کے لئے دعائیں لگا رہنا۔

۹۔ عشق کے ولولے یعنی اقبال الی اللہ

۱۰۔ کلام الٰہی کا فیضان۔ کشوف اور الہام۔

کیفیات قبض

۱۔ دل میں ایک الجھن۔ اضطرار۔ بے چینی۔ گھبراہٹ۔

۲۔ باوجود سوچنے اور فکر کے کچھ نتیجہ نہ نکلنا۔ بات سمجھ میں نہ آنی۔ اور قرآن کے بطون کا علم بند ہو جانا۔

۳۔ کیفیت ہجر کا احساس۔

۴۔ اپنے آپ کو ایمان اور یقین سے خالی محسوس کرنا اور مردنی۔

۵۔ اعمال صالحہ نہ ہو سکیں اور ہوں تو بہ تکلف۔ ہر بات میں کوفت اور تکان

۶۔ غفلت۔ نیند۔ اور غذا کی زیادتی اور عقل کی کمی۔

۷۔ Dullness اور سستی

۸۔ دعائیں محدود اور لوگوں کے لئے چھوڑ اپنے لئے بھی نہیں۔

۹۔ ضال ہونے کا احساس گویا محجور اور نامنظور ہیں۔

۱۰۔ سب بند۔

غرض ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

بعض جسمانی بیماریاں بھی قبض ہوتی ہیں

ایک نکتہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انبیاء اپنے کام یعنی کاروبار عشق میں تھکتے نہیں۔ ان کی روح کبھی پیچھے نہیں ہٹتی۔ بلکہ ہمیشہ بسط میں رہتی ہے مگر جسم لاچار ہوتا ہے کیونکہ فانی اور کمزور چیز ہے اس لئے وہ اتنا کام کر سکتے ہیں کہ صرف جسم قبض قبول کرتا ہے روح نہیں قبول کرتی بلکہ بسط کی حالت میں ہی رہتی ہے جیسے حضرت مسیح ؑ نے فرمایا تھا کہ روح تو تیار ہے مگر جسم کمزور ہے۔ اس لئے ان کا قبض اکثر جسمانی بیماری کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور وہ مجبوراً کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ بیمار جسم سے کام نہیں لے سکتے۔ سو انبیاء کا قبض بجائے روحانی قبض کے عموماً بیماری کا رنگ لیتا ہے۔ اور یہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے تاکہ مرض کے پردہ میں ان کی روح کچھ آرام کر لے۔

فطرتی گناہ

میں نے پہلے کسی مضمون میں لکھا تھا کہ ابلیس والے گناہ لعنت کا باعث ہیں۔ اور ان کو تفصیلاً گنا تھا۔ مگر آدم کے فطرتی گناہوں کی تفصیل نہیں بیان کی تھی۔ یہ فطرتی گناہ نیک آدمی کے لئے ترقی کا موجب ہوتے ہیں اور ان کا منبع ابا انکار اور مقابلہ نہیں ہوتا بلکہ نسیان اور خطا ہوتا ہے اور یہ گناہ مصنوعی اور غیر ضروری نہیں ہوتے بلکہ فطرتی خواہشوں کے نتیجہ میں ایسا گناہ بھول چوک سے صادر ہو جاتا ہے۔ فطرتی گناہ وہ گناہ ہوتے ہیں جو فطرتی ضرورتوں کے نتیجہ میں آتے ہیں مثلاً بھوک۔ شہوت۔ اتفاقی غصہ یا غضب وغیرہ کے نتیجہ میں جو غلطی ہو جائے۔ غصہ میں اس طرح جس طرح حضرت موسیٰ ؑ نے قبطی کو بے احتیاطی سے مکہ جڑ دیا اور وہ مر گیا یا حضرت یونس ؑ غصہ و غم کی وجہ سے اپنی جگہ چھوڑ کر نکل گئے۔ یا دھوکے میں آکر حضرت آدم نے خواہش کی وجہ سے ایک ممنوعہ چیز کھالی۔ یا کسی سے جذبہ شہوت میں کوئی بے اعتدالی ہو گئی۔ برخلاف اس کے حسد۔ ظلم۔ کینہ۔ غضب حقارت۔ تمسخر۔ ریا۔ تکبر۔ قتل و غارت وغیرہ ایسے گناہ ہیں ان کا کسی جسمانی اور فطرتی خواہش سے تعلق نہیں ہے اور فطرتی گناہ انسانی ترقی میں اس لئے مددگار ہوتا ہے کہ اس کے بعد انسان کو قدرتی تاسف پیدا ہوتا ہے وہ اپنے تئیں ننگا محسوس کرتا ہے عذر کرتا ہے افسوس و ندامت محسوس کرتا ہے وہ توبہ کرتا ہے اس سے ترقی پاتا ہے اور خدا کی ہی مدد ڈھونڈھتا ہے اس لئے زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے اس سے بسبب توبہ اور استغفار کے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی صفت مغفرت اور صفت رحمت اور صفت تواب کے نیچے آ جاتا ہے ایک ٹھوکر کھا کے اس کے علم و معرفت میں ترقی ہو جاتی ہے خدا کا رحم اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ سو یہ وجہ ہے آدم کی ترقی کی اور ابلیس کے تنزل کی۔ پس لازم کر لو اپنے پر استغفار۔ اور لازم کر لو اپنے پر اعتراف ذنوب اور لازم کر لو۔ اپنے پر دعا مانگنا۔ خدا تعالیٰ کو غفور رحیم اور تواب رحیم کہہ کر

قبض کا ذکر کلام الٰہی میں

اب سورہ والضحیٰ پڑھ کر دیکھ لو۔ کہ آیا وہاں یہی کیفیات قبض درج ہیں یا نہیں۔ جو میں نے اوپر والی فہرست میں دی ہیں؟ مگر باوجود قبض کے کامیاب سالک کو ہمیشہ یہ احساس رہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے بالکل چھوڑ نہیں دیا ہمیشہ ایک قبض کے بعد جو بسط ہوتا ہے وہ پہلے بسط سے بہتر ہوتا ہے اور نیا علم اور نئی معرفت اسے حاصل ہوتی ہے۔ آخر انسان اس حالت کو پہنچ جاتا ہے جب بسط والی حالت بہت زیادہ یا قریباً دائمی ہو جاتی ہے پھر وہ گمراہ ہونے یا مردود ہونے سے بفضل الٰہی محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور آگے ترقی ہی ترقی ہے خدا تعالیٰ اسے خود ہاتھ پکڑ کے کھینچتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ جاتا ہے پھر آگے جنت۔ لیکن اگر وہ بسبب کسی جسمانی نقص یا بیماری یا روحانی یا اخلاقی کمزوری یا عمر کے تقاضے یا صحبت صالحین یا مرکز قادیان یا خلیفہ سے محبت کے تعلق میں کمی کی وجہ سے یا قربانیوں میں سستی کی وجہ سے رفتہ رفتہ روبہ تنزل ہوتا جائے تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مگر ان میں سے جو قبض یا تنزل بسبب عمر کے تقاضے کے ہو۔ اس کے لئے کچھ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے سہولت مل جاتی ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر تہجد پڑھ لیتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا تھا کہ تہجد نہ پڑھو بلکہ اس کی جگہ صرف سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھ لیا کرو۔

404
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام لوگوں کو اس کی کمی پُورا کرنے کے لیئے یہ کرنا چاہیئے۔ کہ نیکوں کی مجلس یا قرب میں رہ کر۔ یا قادیان میں آکر یا مساجد میں عمر گزار دیں۔ اور جو بھی وقت ملے۔ ذکرِ الٰہی کرتے رہیں۔ کیونکہ عمر کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ ہاں نیک اولاد۔ اور نیک بیوی اور نیک دوست بھی دعا کے ذریعہ بہت کچھ مدد کرسکتے ہیں اگر خدا کا فضل ہو۔ وُہ ہمت بندھا سکتے ہیں۔ اگر ان میں عقل ہو :۔

اس کے سوا باقی جو آدم والا لمبا قبض اور ابلیس والی دائمی لعنت ہے۔ اس کا ذکر میں اپنے اس مضمون عشق و محبت میں جس میں **جُدائی آہ جُدائی** کا ہیڈنگ ہے۔ کر چکا ہوں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ صرف اتنا یاد رکھنا کافی ہے۔ کہ آدم والی جدائی میں باوجود شدت تکالیف کے نہ خدا اسے چھوڑتا ہے۔ نہ آدم اس سے بیزار ہوتا ہے۔ نہ خلیفۂ وقت سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور وُہ اس راستہ کے پیچھے باوجود ایک مہجوری کے پڑا رہتا ہے۔ لیکن ابلیس والی جُدائی میں وُہ پہلے خلیفۃ اللہ فی الارض سے ہی نفرت اور مخفی یا ظاہر عداوت کرنے لگتا ہے۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کا اظہار ہی کرے جس طرح پیغامی اور مباہلے والے اور مستری پہلے پہل کرتے رہے۔ وُہ خفیہ خفیہ انہی لوگوں سے ملتا بھی رہتا ہے۔ اور خدا اسے جنت یعنی قادیان سے نکلنے کی تحریک بھی دیتا رہتا ہے۔ بالآخر وُہ نکل جاتا ہے۔ اور اس کے بعد وُہ سلسلہ سے بالکل مرتد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لازمی طور پر دہریہ۔ اس سے ورے نہیں ٹھہرتا۔ وُہ دُنیا میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور ابدی مہجوری کا مستحق اپنے تئیں بنا لیتا ہے! اللّٰھم احفظنا اللّٰھم احفظنا اللّٰھم احفظنا۔

قبض کا علاج

قبض ایک بہت تکلیف دہ کیفیت ہے خصوصاً جب وُہ لمبا ہو جائے۔ تو نہایت مصیبت معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات کیفیت یہاں تک پہونچتی ہے۔ کہ انسان حضرت حنظلہ رض کی طرح اپنے آپ کو منافق سمجھنے لگتا ہے۔ بلکہ بالکل بے ایمان اور کافر۔ کیونکہ گو اس میں **ایمان ہوتا ہے مگر حلاوتِ ایمان** محسوس نہیں ہوتی۔ اس میں **علم ہوتا ہے۔ مگر معرفت** دکھائی نہیں دیتی ہے اس میں **تعلق ہوتا ہے مگر عشق کا جوش نہیں ہوتا**۔ یہ سب احساسات نسبتی ہیں۔ جو چیز آج حلاوت ایمان ہے وُہ کل ترقی کے بعد صرف ایمان رہ جاتی ہے اور حلاوت نئی ترقی کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ غرض یہ کچھ ایسا ہی گورکھ دھندا ہے :۔

علاج کے بارہ میں مَیں پہلے ہی ایک مضمون "ابتدائے عشق" میں بیان کر آیا ہوں۔ کہ عموماً یہ قدرتی تکان ہوتی ہے۔ اور اس کا علاج یہ ہے۔ کہ جیسی نماز پڑھی جائے پڑھو۔ جیسے اعمال صادر ہوں ہونے دو اور طبیعت پر زور نہ دو۔ بلکہ آرام کرو۔ اگر آرام کے بعد طبیعت کھلتی جائے تو امیدوار رہو۔ اور سمجھ لو۔ کہ یہ واقعی تکان والا قبض ہے۔ بہ تکلف اس حالت میں عبادتیں کرنا اور ان پر ظاہر شریعت سے زیادہ زور دینا۔ اور ملول ہو کر مشقت کرنا یہ منع ہے نیند زیادہ لو۔ اور نفلی روزے ترک کردو۔ نوافل میں کمی کر دو۔ اور تہجد کے لیئے اُٹھنا۔ اور قیام اللیل کو مختصر کر دو اگر نیند کی کمی اس کا باعث ہے۔ اور غذا بہتر کردو۔ اگر روزہ اس کا باعث ہے :۔

غرض اس کے علاج کے لئے بھی امیریت درکار ہے۔ اگر سر درد اور نزلہ اور مرض جسمانی بھی ساتھ ہے۔ تو سوائے فرائض کے باقی سب باتیں چھوڑ دو۔ بستر میں لیٹ جاؤ۔ کیونکہ اسی میں ثواب ہے۔ اور دل میں دُعا کرتے رہو۔ یا کوفت ہو۔ تو دوستوں سے کراؤ۔ اور اسپرین اور کونین اور چائے کی پیالی پی لو۔ یا نیند آور دوا استعمال کرو۔ یا قبض جسمانی ہو۔ تو مسہل لے لو۔ اور آرام کرو۔ یا کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرو۔ حتیٰ کہ قبض روحانی یعنی تکان اور بیماری جسمانی یعنی مرض دُور ہو جائے۔ کیونکہ صابر کی بیماری بھی عبادت ہے۔ جب ایک عبادت کر رہے ہو۔ تو اس زمانہ میں دوسری تم پر سے ساقط ہے اور ہمیشہ روحانی طبیب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف رجوع رکھو۔ اور ان سے دعائیں کراؤ۔ اُن سے اپنا تعلق زیادہ کرو۔ اور ان کی پُوری اتباع کرو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں۔ اور احادیث نبوی اور قرآن مجید دل کی توجہ سے پڑھو اور استغفار کرو۔ کیونکہ یہ چیزیں قبض کو دفع کرتی ہیں :۔

قبض کے بعض نتائج

جن لوگوں نے قبض کو تکان نہیں سمجھا یا بیماری کی پرواہ نہیں کی۔ یا خلاف فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ہی بغیر اذن الٰہی ۶ ماہ تک روزے رکھتے چلے گئے۔ اور ملول ہو کر بتکلف عبادات کو جاری رکھا۔ خدا بھی ان سے ملول ہو گیا۔ اور وُہ خود کمزور بدن اور کمزور دماغ پر ناجائز بوجھ ڈال کر مجنون ہو گئے آخر خدا کے راستہ میں اپنی بے وقوفی سے یا اس کی شدت سے شہید ہو گئے جیسے احمد نور۔ فضل چنگوی۔ اور محمد لطیف۔ یہ لوگ نیک تھے۔ مگر غلطی کی۔ اور اپنی بساط سے زیادہ دَوڑے اس لیے تکان کی وجہ سے تجلی الٰہی برداشت نہ کرسکے۔ روحانی ہیٹ سٹروک سے مارے گئے۔ ہارٹ فیل ہو گیا۔ شہید ہو گئے۔ اور روحانیوں کے نزدیک اب فوت شدہ ہیں۔ اگرچہ احیاء بھی ہیں۔ مگر ہمارے مقتدا بننے کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شخص جو میدان جنگ میں مارا جائے۔ اس کی نعش کو کوئی فوج اپنا سپہ سالار نہیں بناتی۔ بلکہ دفن کر دیتی ہے۔ گو وُہ بے وقوفی سے یہی چیختا رہے۔ کہ میں خلیفہ ہوں۔ میں مصلح موعود ہوں۔ میں احمد نور رسول اللہ ہوں۔ سو وُہ معذور ہیں۔ ان پر ہنسی اور تمسخر بھی نہ کرو۔ کیونکہ وُہ گشتۂ محبوب ہیں۔ اور ان کی باتیں بھی نہ سنو۔ کیونکہ وُہ ہمارے لئے قابلِ تقلید نہیں ہیں۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ بلکہ ان کے حال سے عبرت پکڑو۔ اور خود ویسی غلطی نہ کرو۔ ہاں وُہ کبھی کبھی تمہارے ریڈیو کا کام دے سکتے ہیں :۔

لیکن ایک دُوسرا گروہ بھی ہے۔ **جن کا تزکیۂ نفس نہیں ہوا تھا** وُہ بھی اس میدان میں دوڑے۔ صرف بڑا بننے کے لئے۔ اور الہام دکھانے کے شوق میں ان پر بھی کلامِ الٰہی کی تجلی ہُوئی۔ سو وُہ اپنے خبثِ باطن کی وجہ سے متکبر ہو گئے۔ اور جب فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین کی وحی ان پر نازل ہُوئی۔ تو بجائے نبی کا احسان اور فیضان سمجھنے کے وُہ یہ سمجھے۔ کہ ہم بھی ویسے ہی ہیں۔ اور نبی کو حقیر سمجھا۔ جب منطق الطیر کا فیضان خلیفہ پر ہوا۔ تو ان پر بھی ایک چھینٹا پڑ گیا۔ وُہ لگے لوگوں کو خطوط لکھنے۔ کہ ہم سے خلیفہ نے یہ علم سیکھا ہے۔ اور اب وُہ اپنی کُرسی ہمارے لئے خالی کرے۔ جب ان کی طرف کچھ چیز پھینکی گئی۔ تو انہوں نے سمجھا۔ کہ یہی مائدہ من السماء ہے۔ اور لگے اوٹ پٹانگ باتیں دین کے برخلاف کرنے اور لگے خود نبی سے جھگڑا کرنے اور اپنے الہاموں کو اس کے الہاموں پر ترجیح دینے۔ سو وُہ عبدالحکیم مرتد۔ اور چراغ الدین جمونی مرتد اور کاتبِ وحی عبد اللہ بن سرح مرتد ہو گئے۔ اور ابلیس والے قبض یعنی مستقل مہجوری کے مورد بن گئے۔

پس اے دوستو لوگو۔ جو روحانیت کے برکات مستقل طور پر چاہتے ہو ہمیشہ یاد رکھو۔ کہ جو کچھ بھی تم کو دکھایا جاتا ہے۔ یا جو کچھ نورِ معرفت یا محبتِ الٰہی یا خدمتِ دین۔ یا دُعا کی قبولیتیں۔ یا برکات وحی و الہام۔ یا معارفِ قرآن تم کو دیئے جاتے ہیں۔ وُہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی جوتیوں کے طفیل ہے۔ ان سے ذرا الگ ہوئے تو مارے گئے۔ اور یہی وُہ نکتہ ہے۔ جو اس شعر میں بیان کیا گیا ہے کہ

تو ہے مقبول الٰہی بھی تو یہ بات نہ بھول
سامنے تیرے کوئی موسیٰ عمران نہ ہو۔

اسی بات کی تفسیر حقیقۃ الوحی کے ابتدائی حصہ میں کی گئی ہے۔ اور اسی کے لئے قصہ بلعم باعور کا قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں سے علیحدگی میں موت ہے۔ اور ان کے قرب میں حیات خواہ وُہ قرب جسمانی ہو۔ یا روحانی۔ دونوں ہوں۔ تو نُورٌ علیٰ نور۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصادقین۔ یعنی اے لوگو ترکِ دُنیا کرکے راستبازوں کے ساتھ چپک جاؤ۔ تب خدا کے فضل سے نجات ہوگی :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ والے قبض کا علاج

اس کے سوا ایک قبض بسبب کسی گناہ کے آپڑتا ہے۔ وہ تکان والے قبض سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اور اس کی کیفیت بھی بہت سخت ہوتی ہے۔ مگر سالک کو فوراً معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ فلاں گناہ یا فلاں بے ادبی یا تکبر یا تعلی یا۔ یا کسی بزرگ کی گستاخی یا وقت ضائع کرنے یا بک بک کرنے یا کسی نااہل شخص کے پاس بیٹھنے سے یا کسی نسیان یا غفلت یا کسی دوست کے دل کو رنج دینے یا کسی دشمن کے ستانے سے یہ حالت ہوتی ہے نہ کہ تکان کی وجہ سے۔ اس کا علاج ہے توبہ۔ اس کا ذکر میں اصطلاحات مندرجہ الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر میں کرچکا ہوں۔ وہاں توبہ کی شرائط پڑھو۔ ۱) استغفار۔ ۲) صدقہ۔ ۳) معافی۔ اگر وہ کسی کی بے ادبی یا حقارت یا حق تلفی کی وجہ سے ہوا ہے۔ کفارہ جو خدا تعالےٰ سمجھائے۔ آئندہ کے لئے احتیاط۔ اور باوجود دیر تک قبض جاری رہنے کے اس راہ میں نہ ہارنا اور اس کا پیچھا چھوڑنا۔ نیز یاد رکھو کہ بعض گناہ عام توبہ اور استغفار سے معاف ہی نہیں ہوتے جب تک ان کا نام لے کر مغفرت نہ مانگی جائے۔ ان میں ایک بات کا ذکر خاص طور پر ضروری ہے۔ وہ یہ کہ بعض شخصوں کے پاس دس منٹ بیٹھنے سے روحانیت سلب ہوجاتی ہے۔ روح سخت منقبض ہوجاتی ہے۔ دل پر تاریکی چھا جاتی ہے۔ اور یہ احساس بھی معرفت ہی کراتی ہے۔ سو ایک دفعہ تجربہ کر کے پھر ایسے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ اور اذا مسهم طائف من الشیطٰن تذکروا پر عمل کرو۔ ہاں ضروری کام کاج ہو تو منع نہیں۔ مگر استغفار برابر کرتے رہو۔ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے مقدس وجود کو بھی صحابہ جیسی نیک جماعت کی مجلس میں ستر ستر دفعہ استغفار کرنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ پس ہم کون ہیں۔ جو دن بھر میں تین دفعہ استغفر اللہ پڑھ کر اور ہر کس و ناکس کے پاس بیٹھ کر اپنے تئیں پاک اور مطہر سمجھنے لگیں۔ بلکہ ابتداء میں تو سالک کو صرف خدا تعالےٰ ہی یا اس کے نبی یا خلیفہ یا اولیاء اللہ کی صحبت کے سوا کسی مجلس میں صحبت کا فائدہ اٹھانے کے لئے بیٹھنا ہی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

حسن و خوبی دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

بعض لوگ قبض کو نشوں سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا جسم تکان اور کوفت کی برداشت نہیں رکھتا۔ سو اہلِ معرفت تو یہ کرسکتے ہیں کہ بوقت ضرورت جائز نسخے استعمال کرلیں۔ اور بعض اوقات ان کا بظاہر بعض بیہودہ باتوں کو اختیار کرنا خضری اسرار میں داخل ہوتا ہے۔ مگر بے معرفت لوگ یہاں سخت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور سارا متاع ایمان لٹا کر نشہ باز اور بیکار بن جاتے ہیں:۔

اسی طرح بعض خاص دعائیں قبض کے دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت آدم علیہ السلام کی یہ دعا ہے:۔

"ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین"۔

دوسری اس سے بھی بڑھ کر حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا ہے۔ کہ "لا الٰه الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین"۔ اور اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وسیع ترین دعا ہے۔

"رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین"

لنڈن میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

مسلم و غیر مسلم انگریزوں اور دیگر اصحاب کے لیکچرز

لنڈن یکم دسمبر (بذریعہ ہوائی ڈاک) یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اطلاع اگرچہ یہاں بہت تنگ وقت میں پہونچی تاہم جلسہ کے انعقاد کی کوشش کی گئی۔ اور لوگوں کو آنے کی دعوت بذریعہ خطوط دی گئی۔ ۲۹ نومبر جلسہ کے وقت سے تھوڑی دیر پہلے بارش شروع ہوگئی۔ موسم بہت خراب تھا۔ مگر پھر بھی نومسلم اور غیر مسلم انگریزوں کے علاوہ غیر احمدی ہندوستانی مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب درد۔ ایم۔ اے امام مسجد لنڈن شروع ہوئی۔ نفیر شکس نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مسٹر فوکس نے تقریر کی۔ جو چرچ آف انگلینڈ کے ایک مشہور لیکچرار ہیں۔ اور اخبارات میں بھی ان کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) درحقیقت ایک عظیم الشان پیغمبر تھے۔ وہ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ اخلاقی حالت گری ہوئی تھی اور جس قوم میں سے آپ مبعوث ہوئے وہ جہالت میں مشہور تھی۔ مگر انہوں نے اس قوم کو ایک نہایت اعلےٰ اور بلند مقام پر پہونچا دیا۔ اور راستبازی کو دنیا میں قائم کیا۔ ان کے بعد مسٹر مبارک احمد نیولنگ ایک مخلص نومسلم انگریز نے تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کی زندگی کے حالات جس تفصیل کے ساتھ محفوظ کئے گئے وہ کسی اور رسول کے مسیح ہو یا کوئی اور محفوظ نہیں ہیں اس میں بھید یہ ہے کہ آپ ایک ایسے رسول تھے جنہوں نے تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے نمونہ بننا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کے حالات زندگی محفوظ رکھے جاتے۔ تا آپ کا مکمل نمونہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے راہ نما کا کام دیتا۔ لیکن پہلے انبیاء چونکہ تمام دنیا اور تمام قوموں کے لئے نہیں تھے اس لئے ان کے حالات زندگی بھی محفوظ نہ رہے۔

ان کے بعد ہمارے سائوتھ افریقین دوست ڈاکٹر سلیمان احمدی نے تقریر کی آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ آپ کے تقدس اور آپ کی صداقت کا آپ کے اتباع پر ایک نہایت گہرا اثر تھا۔ اور وہ آپ کے احکام کو فوری طور پر اور انتہائی اخلاص و ایثار کے ساتھ بجا لاتے تھے۔ مثال کے طور پر آپ نے شراب کی ممانعت کا واقعہ بیان کیا۔ کہ صحابہ نے صرف اتنا سننے پر کہ شراب حرام کی گئی ہے۔ شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔ آپ کے پیرؤوں کا یہ جذبہ اطاعت بتاتا ہے۔ کہ حضور کس عظمت اور تقدس کے مالک تھے۔

ان کے بعد درد صاحب نے حاضرین اور لیکچراروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انسانوں کے لئے

کنگ آف ٹانکس (محبوب مشہور) ان گولیوں کے اجزاء سونا۔ چاندی۔ موتی کستوری۔ پوہیمبن لیستھین۔ فاسفورس۔ ڈمیانہ اور فولاد وغیرہ جو کہ بجائے خود مشہور و معروف طاقتور۔ مفرح اور مصفی خون بھی ہیں۔ مگر ان کا یہ کیمیاوی مرکب جو خاص طور پر طیار کیا گیا ہے۔ ہر ایک مرد۔ عورت بوڑھے اور جوان کے لئے ہر موسم میں اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے نہ صرف ضائع شدہ طاقت جلد عود کر آتی ہے۔ بلکہ اس میں حیرت انگیز اضافہ بھی ہوجاتا ہے۔ قیمت فی سائٹھ گولی (ایک ماہ کی خوراک) ا مبلغ ۱۶ / علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔ **فیض عام میڈیکل ہال قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل نمونہ نہ ہوں۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ نپولین بہت بہادر تھا۔ اور حالات دریافت کرنے کیلئے رات کو گھوڑے پر سوار ہو کر اکیلا چکر لگایا کرتا تھا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ جن ایام میں مدینے والوں کو یہ خیال تھا۔ کہ شاہ غسان کا بادشاہ مدینہ پر حملہ آور ہو۔ ایک رات شور ہوا۔ مدینہ والے حالات دریافت کرنے کیلئے جانے لگے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سامنے سے ملے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے حضور نے فرمایا مطمئن رہو کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔ میں تحقیق کر آیا ہوں۔ پس آپ اس قدر جری اور چوکس تھے۔ کہ جب لوگ خطرہ کی تحقیق کرنے کی فکر کر رہے تھے حضور اس وقت تک تحقیق مکمل کر کے واپس بھی تشریف لے آئے تھے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ پر آپ کے توکل اور آپ کی شجاعت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ ایک جنگ سے واپسی پر ایک درخت کے نیچے سو رہے تھے۔ اور آپ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ کہ ایک اعرابی آیا اور تلوار ہاتھ میں لیکر کہنے لگا۔ اے محمدؐ! بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا "اللہ" یہ آواز اپنے اندر کچھ ایسا رعب رکھتی تھی کہ اس اعرابی کا ہاتھ کانپ گیا۔ اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور اس سے پوچھا۔ بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ آخر آپ نے اسے رہا فرما دیا۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ نے تلوار کے زور سے دین پھیلایا۔ وہ ذرا اس واقعہ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ نیز اس امر کو دیکھیں کہ کس کشادہ دلی سے حضور نے تمام ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کے ساتھیوں کو قتل کیا تھا۔ تیرہ سال تک سخت سے سخت تکالیف دیں تھیں۔ ہر قسم کا بائیکاٹ کیا تھا۔ اور آپ کو وطن سے نکالا تھا۔ جب آپ اس پیشگوئی کے مطابق جو پہلی کتابوں میں مذکور تھی۔ فاران کی چوٹیوں پر سے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے تو ان سب ایذا رسانوں اور قتل کرنے والوں کو معاف کر دیا۔ کیا آج تک کسی اور نے ایسا کیا یا آج ہٹلر اور مسولینی یا کوئی اور ایسا کر سکتا ہے؟ اگر ایک جرمن کو کوئی حکومت قتل کر دے۔ تو جرمنی چاہتا ہے۔ کہ اس حکومت کو تہ و بالا کر دے۔ اگر کسی اٹلی کے باشندے کو کسی ملک سے نکالا جائے یا قتل کیا جائے۔ تو مسولینی اس وقت تک سانس نہیں لے گا۔ جب تک کہ وہ ہزاروں کا خون نہ گرا لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی ہوئے۔ تا آپ بادشاہوں کے لئے نمونہ ہوں۔ آپ جج کی حیثیت میں ججوں کے لئے نمونہ ہیں۔ اور اگر آپ کے ایمان اور استقامت کو دیکھا جائے۔ تو وہ عدیم النظیر ہیں۔ مکہ کے لوگ اس وقت جبکہ آپ کو ہر قسم کی تکالیف دی جاتی تھیں۔ اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کیا جاتا تھا۔ آپ کے پاس وفد کی صورت میں جاتے ہیں۔ اور دنیا کی ہر ایک محبوب چیز آپ کے پاؤں پر نثار کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ توحید الہٰی کی دعوت دینے سے باز آ جائیں۔ لیکن آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں اس کام کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ جس کے لئے میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہوں۔ غرضیکہ آپ ایک ایسے عظیم الشان انسان ہیں کہ ہم آپ کی تعریف کر ہی نہیں سکتے۔ بھلا جس کی تعریف خود خدا کرتا ہو بندوں کی کیا طاقت ہے۔ کہ اس کی تعریف کر سکیں۔

آخر میں دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ اختتام پر بعض غیر احمدی دوستوں نے کہا کہ ہم نے اور بھی یہاں ایسے جلسے دیکھے ہیں مگر ایسی تقریریں نہیں سنیں۔ ایسی تقریریں اگر عام پبلک میں ہوتیں تو بہت مفید ہوتا۔

خاکسار

جلال الدین شمس از لندن

مقدمہ ریتی چھلہ میں گواہان صفائی کی شہادتیں

(از رپورٹر الفضل)

بٹالہ۔ ۱۲ دسمبر۔ آج پونے چار بجے مجسٹریٹ علاقہ کی عدالت میں مقدمہ مندرجہ عنوان کی سماعت ہوئی۔ اور حسب ذیل شہادتیں پیش ہوئیں۔ آئندہ پیشی کے لئے ۱۹ دسمبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔

بھگت سنگھ۔ نمبردار کوٹ ٹوڈرمل

میں نمبردار ہوں۔ کوٹ ٹوڈرمل سے جو راستہ قادیان آتا ہے وہ ریتی چھلہ کے بیچ میں سے نہیں گذرتا۔ ریتی چھلہ کے قریب راستہ ہے۔

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سربراہ نمبردار قادیان

ریتی چھلہ کی دیوار سے کوئی راستہ بند نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ راستے ہیں۔ جو بہت چوڑے ہیں۔ دو گڈے ساتھ ساتھ گذر سکتے ہیں۔ یہ راستے پہلے سے ہی موجود ہیں۔ بجواب جرح کہا۔ میں احمدی ہوں۔ اور مختار عام سربراہ نمبردار ہوں۔ میرے خلاف ایک مقدمہ چل رہا ہے۔

ملک محمد طفیل صاحب

میں انجنیر ہوں۔ میری نگرانی میں ریتی چھلہ کی دیواریں بنائی گئی ہیں۔ میں نے اس کے اخراجات افسر صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ سے ۱۳۹ روپے لئے تھے۔ گو نقشہ میرے ہاتھ کا بنایا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی اخراجات ہوئے ہیں جن کی تفصیل بغیر حسابات دیکھے نہیں بتا سکتا۔ بجواب جرح کہا۔ میں احمدی ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کا کام مفت کرتا ہوں۔

جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب

میری تحریک سے لوگوں نے چندہ اکٹھا کر کے

میری پیاری بہنو!

تندرستی بکتی ہے کیا آپ خریدینگی؟ جہاں تک میری معلومات ہیں میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ فی زمانہ نوے فیصدی میری بہنیں طرح طرح کے امراض میں مبتلا نظر آتی ہیں۔ اور یہ دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے۔ کہ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر بھی انہیں کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مرد عورتوں کے امراض کا تسلی بخش علاج ہی نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں آپ کو ہمدردانہ مشورہ دیتی ہوں کہ آپ میری خاندانی مجرب دوا سے فائدہ اٹھائیں جو نہایت تسلی بخش اور سو فیصدی مفید بارہا کی تجربہ شدہ ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس کی بدولت صحت جیسی دولت سے مالامال ہو کر اولاد جیسی دنیوی نعمت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو مرض سیلان الرحم ہے یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ماہواری ٹھیک نہیں رک رک کر آتے ہیں۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا بالکل بند ہیں۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد۔ کمر درد رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ سانس پھول جاتا ہے کمی خون کیوجہ سے رنگ زرد ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ دن بدن کمزوری ہوتی جاتی ہے۔ اگر اولاد نہیں ہوئی تو میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میری دوا بنام **راحت** آپکو تمام تکالیف سے نجات دیگی۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ کیلئے دو روپے محصولڈاک ۸ر **نوٹ**۔ میری دوا قادیان میں مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہے

اہلیہ نجم النساء بیگم مالک دواخانہ ہمدرد نسوان معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ۔ لاہور

خوشخبری جو احباب قادیان میں جائیداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ نقشے و اندازے بنوانا۔ نگرانی کا بندوبست وغیرہ وغیرہ کرانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائے گا۔

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجنیرس محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ۔ قادیان

اعلیٰ لباس عقلمندی کا نشان ہے اس لیے اعلیٰ دوکان بمبئی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدیں۔ انارکلی۔ لاہور